(آئمہ اطہار علیہم السلام کے حالات زندگی)

آیت اللہ علامہ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ

مولانا سید صفدر حسین نجفی رحمۃ اللہ علیہ

مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور پاکستان

قرآن سینٹر 24 الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور۔ 0321-4481214,042-37314311

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔تذکرۃ الاطہارؑ

مؤلف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آیۃ اللہ علامہ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ

مترجم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا سید صفدر حسین نجفی رحمۃ اللہ علیہ

کمپوزنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔فضل عباس سیال (الحمد گرافکس لاہور)

سال اشاعت۔۔۔۔۔۔۔۔مارچ 2012ء

ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور

ہدیہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ملنے کا پتہ

قرآن سینٹر 24 الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور

فون نمبرز۔ 0321-4481214,042-37314311

اقدام کررہے ہیں پس جب سحری کا وقت ہوا تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا اورانہوں نے بہت سا پانی بھر لیا پھر کوچ کر کے آپ وادی عقبہ کے وسط میں پہنچے پس وہاں قیام کیا تو بنی عکرمہ کا عمرو بن نوذان نامی بوڑھا آپ سے ملا اس نے آپ سے سوال کیا کہ آپ کہاں کا ارادہ رکھتے ہیں فرمایا کہ کوفہ کا، تو وہ بزرگ آپ کو کہنے لگا کہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ واپس چلے جائیں خدا کی قسم آپ نیزوں اور تلوار کی دھار کی طرف بڑھ رہے ہیں اور یہ لوگ جنہوں نے آپ کی طرف پیغام بھیجے ہیں اگر انہوں نے جنگ کے بوجھ کی کفایت کر لی ہوتی اور معاملات آپ کے لیے ہموار کر لیے ہوتے تب تو رائے تھی لیکن ان حالات میں کہ جن کا آپ ذکر فرماتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ آپ ایسا کریں تو آپ نے اس سے فرمایا اے اللہ کے بندے رائے مجھ پر مخفی اور پوشیدہ نہیں ہے اور خدا اپنے حکم میں مغلوب نہیں ہوتا پھر آپ نے فرمایا خدا کی قسم یہ مجھے نہیں چھوڑیں گے جب تک یہ علقہ (نفیس چیز یعنی میری جان) میرے اندر سے نہ نکال لیں جب ایسا کر لیں گے تو خدا ان پر ایسے شخص کو مسلط کرے گا جو انہیں ذلیل وخوار کرے یہاں تک کہ تمام امتوں کے فرقوں سے زیادہ ذلیل ورسوا ہوں گے۔

حر ریاحی اور امام حسینؑ

پھر آپ بطن عقبہ سے چلے یہاں تک کہ منزل شراف میں جا اترے، پس جب صبح ہوئی تو اپنے نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ پانی بھر لینے کا حکم دیا پھر وہاں سے دوپہر تک چلے وہ چل ہی رہے تھے کہ آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے تکبیر کی آواز بلند کی تو حسینؑ نے فرمایا اللہ بزرگ ہی ہے لیکن تو نے کیوں تکبیر کہی وہ کہنے لگا مجھے کھجور کے درخت نظر آئے ہیں تو آپ سے اصحاب کہنے لگے کہ ہم نے تو یہاں کبھی کھجور کے درخت نہیں دیکھے تو حسینؑ نے فرمایا تو تمہیں کیا نظر آتا ہے انہوں نے عرض کیا خدا کی قسم ہم گھوڑوں کے کان دیکھ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں بھی یہی دیکھ رہا ہوں پھر آپ نے فرمایا ہمارے لیے کوئی جگہ نہیں کہ جہاں ہم پناہ لیں اور اسے اپنی پشت کی جانب قرار دیں اور اس قوم کا سامنا ایک طرف سے کریں، تو ہم نے آپ سے عرض کیا کہ آپ کے پہلو میں یہ ذوحم پہاڑ ہے آپ بائیں طرف سے اس کی طرف مائل ہو جائیں اور اگر آپ اس تک پہلے پہنچ گئے تو آپ کی مراد حاصل ہے چنانچہ آپ اس کی جانب بائیں طرف مڑے اور ہم بھی اسی طرف مڑ گئے۔ ابھی زیادہ دیر نہیں لگی تھی کہ ہمیں گھوڑوں کی گردنیں ظاہر ہوتی ہوئی نظر آئیں جب ہم راستہ چھوڑ کر مڑے تو وہ بھی ہماری طرف مڑ گئے (ایسا معلوم ہوتا تھا) گویا ان کے تیرے کھجوروں کے تنے اور انکے علم پرندوں کے پر تھے پس ہم ذوحسم پہاڑ کے پاس ان سے پہلے پہنچ گئے اور امام حسینؑ کے حکم کے مطابق خیمے نصب کیے گئے اور وہ قوم جو ایک ہزار کی قریب تھی حر بن یزید تمیمی کے ساتھ آئی وہ اور ان کے گھوڑے امام حسین علیہ السلام کے سامنے دوپہر کی گرمی میں کھڑے ہوگئے اور حسین علیہ السلام اور آپ کے اصحاب نے عمامے پہن رکھے تھے اور تلواریں گلے میں

لٹکائے ہوئے تھے تو امام حسینؑ نے فرمایا کہ اس قوم کو پانی پلاؤ اور سیراب کرو اور ان کے گھوڑوں کو بھی تھوڑا تھوڑا کر کے پانی پلاؤ نوجوان آگے بڑھے وہ بڑے بڑے پیالے اور طشت پانی سے پر کرتے پھر انہیں گھوڑوں کے قریب لے جاتے جب ایک گھوڑا تین چار یا پانچ مرتبہ پانی پی لیتا تو پھر دوسرے گھوڑے کو پلاتے یہاں تک کہ سب گھوڑوں کو پانی پلایا علی بن طعان محاربی کہتا ہے میں اس دن حر کا ساتھی تھا اور اس کے ساتھیوں میں سب سے آخر پہنچا پس جب امام حسینؑ نے مجھے اور میرے گھوڑے کو پیاسا دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ راویہ کو بٹھاؤ اور میرے نزدیک راویہ کا معنی مشک تھا اور پھر فرمایا اے بھتیجے اونٹ کو بٹھاؤ پس میں نے اسے بٹھایا اور فرمایا کہ پانی پی لو پس جب میں پانی پینے لگتا تو پانی مشک سے گرنے لگتا تو آپ نے فرمایا کہ مشک کو ٹیڑھا کرو لیکن میں نہ سمجھ سکا کہ کیا کروں پس آپ نے اٹھ کر مشک کو ٹیڑھا کیا اور میں نے خود بھی پانی پیا اور اپنے گھوڑے کو بھی پلایا اور حر بن یزید قادسیہ کی طرف سے آیا تھا چونکہ عبیداللہ بن زیاد نے حصین بن نمیر کو بھیجا تھا اور اسے حکم دیا تھا کہ وہ قادسیہ میں جا کر اترے اور اس نے حر کو آگے ہزار سوار کے ساتھ بھیجا تھا کہ وہ ان کے ساتھ امام حسینؑ کا سامنا کرے پس حر امام حسینؑ کے مابل کھڑا رہا یہاں تک نماز ظہر کا وقت آیا تو امام حسینؑ نے حجاج بن مسروق سے اذان کہنے کو کہا چنانچہ جب نماز کی اقامت کا وقت آیا تو اماحسینؑ تہبند باندھے روار اوڑھے اور جوتا پہنے ہوئے باہر تشریف لائے آپ نے اللہ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا اے لوگو! میں تمہارے پاس اس وقت تک نہیں آیا جب تک تمہارے خطوط اور قاصد میرے پاس نہیں پہنچے کہ ہمارے پاس آئیں بے شک ہمارا کوئی امام و پیشوا نہیں، شاید ہمیں خدا آپ کی وجہ سے ہدایت اور حق پر جمع کردے۔'' اگر تم اس وعدہ پر قائم ہو تو میں آ گیا ہوں اپنے عہد و میثاق کو اس طرح پورا کرو تو مطمئن ہو جاؤں گا اور اگر تم یہ نہیں کرتے اور تمہیں میرا آنا ناپسند ہے تو میں تم سے اسی جگہ واپس چلا جاتا ہوں جہاں سے تمہارے پاس آیا ہوں تو وہ سب خاموش ہو گئے اور ان میں سے کسی ایک نے بھی ایک کلمہ تک نہ کہا آپ نے موذن سے کہا اقامت کہو اور آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے حر سے کہا تم اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کہ نہیں بلکہ آپ نماز پڑھائیں ہم آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے لہٰذا امام حسین علیہ السلام نے انہیں نماز پڑھائی اور پھر آپ خیمہ میں داخل ہوئے اور آپ کے اصحاب آپ کے پاس جمع ہو گئے حر اپنی جگہ کی طرف چلا گیا جہاں وہ ٹھہرا تھا اور اس خیمہ میں داخل ہوا جس کے لیے نصب کیا گیا تھا اس کے پاس اس کے ساتھیوں کی ایک جماعت جمع ہوئی اور باقی لوگ اپنی صفوں کی طرف مڑ گئے کہ جس میں وہ تھے اور دوبارہ انہوں نے صف بندی کر لی پھر ہر شخص اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر اس کے سائے میں بیٹھ گیا جب عصر کا وقت ہوا تو امام حسین علیہ السلام نے کوچ کے لیے تیاری کا حکم دیا تو انہوں نے تعمیل کی پھر آپ نے اپنے منادی کو کہا جس نے نماز عصر کے لیے پکارا اور اقامت کہی اور امام حسین علیہ السلام آگے آ کر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی پھر آپ نے سلام پڑھ کر ان کی طرف رخ اقدس کیا اللہ سے ڈرو اور حق دار کا حق پہچانو یہ چیز اللہ کو تم سے زیادہ

قریب کر دے گی ہم اہل بیت محمدؐ ہیں اور ولایت امر کے تم پر ان لوگوں سے زیادہ حق دار ہیں جو اس کے دعویدار بن گئے ہیں جن کی یہ چیز نہیں جو تم میں ظلم و جور اور حق سے تجاوز کر کے چل رہے ہیں اور اگر تم انکار کرتے ہو مگر ہماری ناپسندیدگی کا اور ہمارے حق سے جاہل ہونے کا تو اس وقت تمہاری رائے اس کے خلاف ہے جس پر تمہارے خطوط اور تمہارے ایلچی میرے پاس پہنچے ہیں تو میں تم سے واپس چلا جاتا ہوں تو حر نے آپ سے عرض کیا خدا کی قسم میں ان خطوط اور ایلچیوں کو نہیں جانتا کہ جن کا آپ ذکر کر رہے ہیں تو امام حسین علیہ السلام نے ایک صحابی سے کہا کہ اے عقبہ بن سمعان وہ دو تھیلے لے آؤ جن میں ان کے میری طرف لکھے ہوئے خطوط ہیں تو وہ حر کے سامنے بکھیڑے دیئے گئے حر نے آپ سے عرض کیا میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں کہ جنھوں نے آپ کو خطوط لکھے ہیں ہمیں تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم جب آپ سے ملاقات کریں تو آپ سے جدا نہ ہوں۔ یہاں تک کہ آپ کو کوفہ میں عبیداللہ کے پاس نہ لے جائیں تو امام حسینؑ نے فرمایا موت اس کی نسبت تیرے زیادہ قریب ہے پھر آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کھڑے ہو جاؤ اور سوار ہو کر انتظار کرو پس وہ سوار ہو کر انتظار کرنے لگے یہاں تک کہ خواتین سوار ہو گئیں تو آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ واپس چلو اور جب وہ واپس مڑنے لگے تو قوم ان کے اور واپس مڑنے کے درمیان حائل ہو گئی اور امام حسینؑ نے حر سے فرمایا تیری ماں تیرے غم میں روئے تو کیا چاہتا ہے تو حر نے آپ سے کہا اگر عرب میں سے کوئی شخص آپ کے علاوہ یہ بات مجھے کہتا اور اس حالت سے دوچار ہوتا جس میں آپ ہیں تو میں بھی اس کی ماں کا نام غم میں رونے کے ساتھ لیتا چاہے وہ کوئی بھی ہوتا لیکن خدا کی قسم آپ کی والدہ گرامی کا ذکر کرنے کے لیے کوئی راستہ نہیں سوائے اس کے کہ اچھا ذکر کریں کہ جتنا ہماری قدرت میں ہو تو امام حسینؑ نے فرمایا پھر کیا چاہتے ہو حر نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ کو امیر عبیداللہ کے پاس لے چلوں تو آپ نے فرمایا پھر تو خدا کی قسم میں تمہارے پیچھے کبھی نہیں لگوں گا پس اس گفتگو کا تکرار تین مرتبہ ہوا اور جب ان میں تین مرتبہ سے زیادہ گفتگو ہوگئی تو حر نے عرض کیا کہ مجھے آپ سے جنگ کرنے حکم نہیں مجھے تو اتنا حکم ہے کہ میں آپ سے جدا نہ ہوں یہاں تک کہ آپ کو کوفہ لے چلوں تو جب آپ انکار کرتے ہیں تو پھر ایسا راستہ اختیار کیجیے کہ جو نہ آپ کو کوفہ لے جائے اور نہ مدینہ کی طرف پلٹا دے جو میرے اور آپ کے درمیان منصفانہ ہو یہاں تک کہ میں امیر عبیداللہ کو خط لکھوں شاید خدا کوئی ایسی سبیل نکال دے کہ مجھے عافیت بخشے کہ میں آپ کے معاملہ میں مبتلا نہ ہوں پس یہ راستہ لیجیے اور عذیب و قادسیہ کی بائیں طرف ہو جایئے پس امام حسینؑ چلتے رہے اور حر بھی آپ کے ساتھ چلا اور چلتے چلتے آپ سے کہنے لگا اے حسینؑ میں آپ کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں آپ کی ذات کے بارے میں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اگر آپ نے جنگ کی تو آپ مارے جائیں گے تو امام حسینؑ نے فرمایا کیا تم مجھے موت سے ڈراتے ہو کیا اس سے زیادہ کوئی مصیبت لا سکتے ہو کہ مجھے قتل کر دو اور اس میں وہی کہوں گا جو اوس قبیلہ کے شخص نے اپنے چچازاد سے کہا تھا جب وہ رسول اللہؐ کی نصرت و مدد کرنا چاہتا تھا تو اس کے چچازاد نے اسے ڈرایا اور کہا